Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

DAY: ______ DATE: ______

اسلامی سیاسی نظام کے اصول و خصوصیات :

حاکمیت الٰہی :

اسلامی سیاسی نظام کی
بنیاد اس تصور پر ہے کہ حاکم مطلق
اللہ تعالیٰ ہے۔ انسان کو زمین پر خلافت
عطا کی گئی ہے تاکہ وہ اللہ کے احکامات
کے مطابق زندگی قائم کرے۔

قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

"ان الحکم الا اللہ"

حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔

یہ اصول جمہوریت کے اس اصول سے مختلف
ہے جس میں اقتدار اعلیٰ عوام کے پاس ہوتا ہے۔
اسکی مثال ہم کربلا کے لے سکتے کہ یزید
کی طرف سب تھے اور دوسری طرف
حسین لیکن وہ اللہ کے اصولوں پر تھا
تو وہ صحیح باقی سب غلط۔
یعنی صرف اللہ ہی خالق اور
مالک ہے اور اس کے احکامات پر عمل کئے
بغیر اسلامی سیاسی نظام کی بنیاد
نہیں رکھی جا سکتی۔

DAY:
DATE:

خلافت:

خلافت دراصل سیاسی و اخلاقی امانت ہے جو امت کے اجتماعی اعتماد سے کسی شخص کو سونپی جاتی ہے، خلیفہ یا حکمران اللہ اور عوام دونوں کے سامنے جوابدہ ہے - اسلامی خلافت کا مقصد اقتدار نہیں بلکہ خدمت، عدل اور شریعت کا نفاذ ہے -

حضرت ابوبکر صدیق رضہ:

پہلے خلیفہ
اسلام نے کہا تھا اگر میں قرآن و سنت پر عمل کروں تو میری اتباع کرو اور اگر نہ کروں تو مجھے ہٹا دو -

حضرت عمر رضہ:

حضرت عمر رضہ کہتے ہے کہ مشورے کے بغیر کوئی بھی خلیفہ نہیں بن سکتا -

حضرت عثمان رضہ:

حضرت عثمان رضہ کے مطابق خلیفہ وہ ہے جو عوام کے فلاح کے لئے کام کرے -

حضرت علی رضہ:

حضرت علی رضہ کے بقول
خلیفہ کا کام ہے کہ وہ بدعنوانی کو روکے اور اپنی ریاست کو فلاحی ریاست بنائے -

Scanned with CamScanner

DAY: ________ DATE: ________

قرآن سورۃ "ص" میں اللہ فرماتے ہیں:

"اے داؤد بے شک ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے، پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو۔

شوریٰ:

اسلامی سیاست میں شوریٰ بنیادی ادارہ ہے۔

قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

"وأمرهم شورى بينهم"

ان کے معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہیں۔

غزوہ بدر میں نبی کریم ﷺ نے صحابہ کے ساتھ مشورہ کیا۔

شوریٰ کا مطلب ہے کہ ریاست کے فیصلے اجتماعی مشورے کی بنیاد پر کیے جائیں۔

شوریٰ کی ذمہ داریاں:

شوریٰ کا کام خلیفہ چننا ہے۔
شوریٰ کا کام خلیفہ کا احتساب کرنا ہے۔
خلیفہ کی مشاورتی کمیٹی کے طور پر

Scanned with CamScanner

DAY: ______ DATE: ______

کام کرنا ہے۔
تئی اجماع کرنا ہے۔

شریعت بطور ماخذ قانون:

اسلامی ریاست میں قانون سازی کا بنیادی ماخذ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس ہے۔
انسانی قانون سازی صرف اس وقت جائز ہے جب وہ ان الہامی ماخذوں کے مطابق ہو۔
قرآن واضح طور پر حکم دیتا ہے کہ قانون سازی اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ہو۔

قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

"جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے بیشک وہی کافر ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مفہوم: میں تمہیں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے گمراہ نہ ہوگے۔
اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

DAY: ________ DATE: ________

عدل و مساوات:

اسلامی ریاست کا بنیادی مقصد عدل اجتماعی کا قیام ہے۔ حکمران اور رعایا قانون کے سامنے برابر ہے۔

خلیفہ وقت حضرت عمر رض کا قول:

"اگر فرات کے کنارے ایک کتا بھی پیاسا مرگیا تو عمر سے پوچھا جائے گا"

حدیث نبوی:

سب سے محبوب انسان وہ ہے جو لوگوں کے درمیان عدل قائم کرے۔

اسلامی عدلیہ میں انصاف کے لئے غیر ضروری تاخیر کی گنجائش نہیں۔ اسلامی نظام میں سب قانون میں برابر ہے۔ ~~اسلام حرف~~ اسلامی سیاسی نظام میں عدل و مساوات دو بنیادی ستون ہے جن کے بغیر نہ تو حکومت اسلامی رہتی ہے اور نہ معاشرہ پرامن۔

DAY: Do not use table for comparison DATE:

اسلامی سیاسی نظام اور جدید جمہوریت:

اسلامی سیاسی نظام	جدید جمہوریت
اقتدار اعلیٰ اللہ کے پاس	اقتدار اعلیٰ عوام کے پاس
قانون سازی شریعت کے تابع	عوامی اکثریت کے مطابق
انتخاب حکمران عمومی مشاورت اور بیعت سے۔	عوام کے ووٹ سے کیا جائیگا۔
جواب دہی اللہ اور عوام دونوں کے سامنے۔	صرف عوام کے سامنے جوابدہ۔
مقصد حکومت عدل، عوام کی فلاح، شریعت کا نفاذ	اقتدار عوامی فلاح آزادی اور ترقی۔
اخلاقی حدود الہامی اصول۔	انسانی خواہشات اور اقدار۔

خلاصہ:

اسلامی سیاسی نظام میں اور جدید جمہوریت میں شکل و عمل کے لحاظ سے مشابہت ضرور ہے۔ دونوں عوامی مشورے، نمائندگی اور احتساب پر زور دیتے ہیں۔ لیکن روح اور بنیاد میں فرق واضح ہے۔ جمہوریت میں انسان مرکز نظام ہے۔ جبکہ اسلام میں اللہ مرکز نظام ہے۔

Scanned with CamScanner

اسلام جمہوریت کی روح یعنی مشاورت، عدل اور عوامی شرکت کو تو قبول کرتا ہے مگر اسے الہامی رہنمائی کے تابع رکھتا ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی سیاسی ایک ایسا نظام ہے جو عوامی شمولیت کے ساتھ ساتھ خدا کی حاکمیت کو تسلیم کرتا ہے۔

سوال نمبر 2 جواب:

تعارف:

توحید عربی لفظ "وحد" سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہے کسی کو ایک ماننا، متحد قرار دینا، یا وحدت تسلیم کرنا۔
اسلام میں توحید کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور اختیارات میں یکتا، لاشریک اور بے مثال ہے۔
یہی عقیدہ ایمان کی بنیاد اور اسلام کا پہلا اصول ہے۔

قرآن کریم میں اللہ فرماتے ہیں:

"قل ھو اللہ احد..." (سورۃ الاخلاص)

"کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا، نہ وہ نہ جنا گیا اور نہ کوئی اسکا ہمسر ہے۔"

DAY: DATE:

مولانا شبلی نعمانی فرماتے ہے:

مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب "سیرت النبی" میں لکھتے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلام ایک قلعہ کے مانند ہے اور اس میں گسنے کا دروازہ توحید ہے۔

توحید کے اقسام:

علما نے توحید کے تین بنیادی اقسام بیان کیے ہے۔

توحید فی الذات:

اللہ کی ذات یکتا ہے۔ نہ اسکی مثل کوئی ہے اور نہ شریک۔

"لیس کمثلہ شیئاً"

اس جیسا کوئی نہیں۔

توحید فی الصفات:

اللہ کی صفات (قدرت، علم، رحمت، حاکمیت) صرف اسی کے لیے مخصوص ہیں۔ کسی اور کو ان صفات میں شریک نہیں کیا جا سکتا۔

توحید فی العبادۃ:

عبادات، دعا، قربانی اور اطاعت صرف اللہ کے لیے ہیں۔

Scanned with CamScanner

DAY: ________ DATE: ________

"ایاک نعبد و ایاک نستعین"
(سورۃ الفاتحہ آیت نمبر۴)

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں"۔

حدیث کی روشنی میں توحید:

نبی کریمؐ نے فرمایا جس نے کہا۔

"لا الٰہ الا اللہ"

خالص دل سے وہ جنت میں داخل ہو گا۔
یہی عقیدہ انسان کو شرک، خوف، غلامی اور مخلوق پر انحصار سے آزاد کرتا ہے۔

توحید کا انفرادی زندگی پر اثر:

خود اعتمادی:

مومن صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ نہ وہ طاقتوں سے ڈرتا ہے، نہ لالچ میں آتا ہے۔ یہی توحید اس کے دل میں جرات، صبر، اور عزت نفس پیدا کرتی ہے۔

"وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم..."

اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ پر ہی بھروسہ کرو۔

DAY: DATE:

اخلاقی پاکیزگی:

جب انسان جان لیتا ہے کہ اللہ ہر وقت نگران ہے، تو وہ جھوٹ، ظلم اور بد دیانتی سے بچتا ہے اور یہی تقویٰ کی بنیاد ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رح فرماتے ہیں:

توحید کا مقصد یہ ہے کہ انسان کا دل ہر باطل قوت سے منقطع ہو جائے اور وہ صرف اللہ کی رضا کو مقدم رکھے۔

عبادات میں اخلاص:

توحید انسان کو ریاکاری سے بچاتی ہے وہ عبادت صرف اللہ کے لئے کرتا ہے، نہ کسی شخصیت اور نہ دنیاوی مقصد کے لیے۔ جب انسان توحید پر پختہ ایمان رکھتا ہے تو اس کی نماز، دعا، روزہ اور ذکر میں توجہ اور خشوع پیدا ہوتا ہے اور وہ عبادت کو رسمی فریضہ نہیں بلکہ محبت اور قربِ الٰہی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رح فرماتے ہیں:

جس کے دل میں اللہ کے سوا کسی کا خوف یا لالچ باقی نہیں رہتا اس کی عبادت خالص ہو جاتی ہے

DAY: DATE:

خوف اور امید کا توازن:

مومن نہ حد سے زیادہ ڈرتا ہے اور نہ حد سے زیادہ مغرور ہوتا ہے وہ اللہ کی رحمت اور عدل دونوں پر یقین رکھتا ہے۔
یعنی اگر گناہ ہو بھی جائے تو وہ سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ معاف کرنے والا ہے اور یہ توحید پر ایمان کا اثر ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ صرف اللہ ہی اقتدار اعلیٰ ہے۔

توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

حاکمیت الٰہیہ:

اسلامی سیاسی نظام کی بنیاد یہی ہے کہ حاکم اعلیٰ اللہ ہے۔ قانون سازی اور اقتدار اسی کی مرضی کے تابع ہے۔

"اِن الحکم الا اللہ"

حکم تو صرف اللہ کا ہی ہے۔
یہی نظریہ "توحید" جمہوریت کو الٰہی حدود میں رکھتا ہے۔

Scanned with CamScanner

DAY: ______ DATE: ______

عظمتِ انسانی کا تحفظ:

جب سب کا خالق ایک ہے، تو تمام انسان اللہ کی نظر میں ایک برابر ہیں۔ نہ کوئی آقا ہے اور نہ کوئی غلام۔

قرآن میں اللہ فرماتے ہے:

بے شک ہم نے تمام اولادِ آدم کو عزت سے نوازا۔
یعنی تمام انسان مرد و عورت، گورا، سیاہ سب اللہ کی نظر میں ایک برابر ہیں۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہے:

کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں اللہ کی نزدیک درجہ و مرتبہ تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

سماجی عدل و انصاف:

توحید انسان کو ظلم، طبقاتی نظام اور استحصال سے آزاد کرتی ہے۔ اسلامی معاشرہ اس بنیاد پر قائم ہوتا ہے کہ طاقتور کمزور پر ظلم نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بار بار عدل و انصاف کا ذکر کیا ہے۔

DAY: DATE:

امتِ واحدہ کا قیام:

توحید امت کو قومی، لسانی اور نسلی تعصبات سے پاک کر کے ایک امت بناتی ہے۔

"اِن ھٰذہٖ امتکم امۃً واحدۃ..."

"یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس میری ہی عبادت کرو۔"

خلاصہ:

اسلام میں توحید صرف عقیدہ نہیں بلکہ ایک مکمل طرزِ حیات ہے۔ یہ عقیدہ انسان کے دل، کردار، سیاست، معیشت سب کو اللہ کے اطاعت کے تحت لاتا ہے۔ یہ انفرادی طور پر انسان میں خود اعتمادی یعنی اللہ پر توکل سکھاتی ہے، معاشرہ کے ہر برائی سے دور کرتی ہے، عبادات میں خلوص پیدا کرتی ہے یعنی بندہ صرف اللہ کے رضا کے کیلئے ہی عبادت کرتا ہے اور صرف انفرادی زندگی تک ہی محدود نہیں بلکہ اجتماعی زندگی میں عدل، مساوات اور اتحاد کا نظام قائم کرتی تاکہ ایک مضبوط خوشحال اور پُر امن معاشرہ وجود میں آئے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ایمان والوں کا ولی ہوں اور انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہوں۔

DAY: DATE:

سوال نمبر ۷ جواب:

تعارف:

اسلامی نظام انتظامیہ کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے۔ اسلام ریاست کو صرف سیاسی ادارہ نہیں بلکہ اخلاقی و فلاحی فریضہ سمجھتا ہے۔ قرآن مجید نے عدل، شوریٰ، مساوات، امانت اور احتساب جیسے اصول بیان کیے، جنہیں رسول اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین نے عملی صورت دی۔ یہی اصول بعد میں اسلامی سیاسی و انتظامیہ فلسفہ کے اساس بنے۔

قرآن و سنت سے ماخوذ انتظامی اصول:

1 حاکمیت الٰہی:

اسلام میں اقتدار اللہ کی امانت ہے، حکمران اس کے نائب کے طور پر فیصلہ کرتے ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إن الحکم الا للّٰہ"

حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔

علامہ اقبال کے مطابق:

اسلام میں فرد یا قوم کی حاکمیت نہیں، بلکہ

DAY: ________ DATE: ________

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت مطلقہ تسلیم کی گئی ہے۔

2) شوریٰ:

اسلامی نظام میں مشاورت بنیادی ستون ہے۔ نبی کریم ﷺ نے غزوات اور ملکی معاملات میں صحابہ سے مشورہ کیا (غزوہ اُحد، بدر وغیرہ)

قرآن میں بھی اللہ فرماتے ہے:

"وأمرھم شوریٰ بینھم"

امام غزالی رح کے مطابق:

شوریٰ حکمران کے عدل کی ضامن اور رعایا کے اعتماد کا ذریعہ ہے۔

3 عدل و انصاف:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"عدل ایک گھڑی کے لیے بھی قائم ہو جائے تو 60 70 سال کی عبادت سے بہتر ہے"۔ عدل اسلامی حکومت کی بنیاد ہے چاہے مخالف کے حق میں ہی کیوں نہ ہو۔ عدل و انصاف اور سب کے لیے برابر قوانین کے نفاذ کی ہدایت قرآن و سنت میں بار بار ملتی ہے۔

عدالتی خود مختاری، شکوک کے ازالے

DAY: ____________ DATE: ____________

اور ججوں کی غیر جانبداری یہ وہ بنیادی ستون ہے جس کے ذریعے اسلامی نظامِ انتظامیہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

"ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات..."
بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچاؤ۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

6 مساوات و غیر امتیاز:

اسلام میں کسی کو نسب، قوم یا دولت کی بنیاد پر امتیاز حاصل نہیں۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اگر میری فاطمہؓ بیٹی بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ دو۔
یعنی قانون سب کے لیے ایک برابر ہے۔
کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں۔

5 امانت و دیانت:

حکومت میں ہر عہدہ امانت ہے، جس کا حساب دینا لازم ہے۔
رسول اکرم ﷺ کے دور میں تمام عہدے و وسائل امانت سمجھے گئے؛ غنیمت

DAY: ________ DATE: ________

خزانہ یا ~~[illegible]~~ اختیارات کے ناجائز استعمال کو روکا گیا۔ بیت المال کا حقیقی معنوں میں عوامی خزانہ سمجھ کر ریکارڈ نگاری کی گئی۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔

6 جوابدہی و احتساب:

ہر حکومتی عہدے دار سے عوامی اور الٰہی سطح پر جواب دہی لازم ہے نگران ولی پر احتساب کا تصور مضبوط ہے۔ جیسے دورے، احتساب، عوامی شکایات کا ازالہ اور عہدہ ہٹانے کے طریقہ کار۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یعنی ہر شخص ذمہ دار ہے اس سے اسکی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

7 فلاح عامہ:

ریاست کی ترجیح عوام کے معاشی خوشحالی اور کمزور طبقے کی فلاح ہے۔ اور یہ زکوٰۃ، صدقات اور بیت المال پروگرام کے ذریعے ممکن ہے۔

شاہ ولی اللہ رح فرماتے ہے:

حکمران پر فرض

DAY: DATE:

ہے کہ وہ رعایا کے معاشی اور اخلاقی نظام کو سنوارے۔

خلافت راشدہ کے انتظامی اصول:

1 شورائی انتخاب و عوامی رضامندی:

حضرت ابوبکر صدیق رض کا انتخاب ثقیفہ بنی سعدہ میں مشورے سے ہوا۔
حضرت عمر رض کو نامزد کیا گیا مگر عوامی بیعت سے توثیق ہوئی۔
حضرت عثمان رض کا انتخاب چھ رکنی شوریٰ نے کیا۔
حضرت علی رض عوام بیعت کے ذریعے خلیفہ بنے۔
یہ طرز انتخاب جمہوری مشاورت پر مبنی تھا، وراثتی نہیں۔

2 قانون شریعت کی بالادستی:

حضرت عمر رض نے فرمایا "اگر عمر ٹیڑھا ہو جائے اور شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرے تو تم کیا کرو گے ایک صحابی نے کہا ہم تلوار سے سیدھا کر دیں گے۔
یعنی حکمران قانون سے بالاتر نہیں

Scanned with CamScanner

DAY: ________ DATE: ________

3 صوبائی نظم و نسق:

جیسے شام، عراق، مصر، یمن وغیرہ مختلف صوبے میں والی، قاضی، عامل زکوۃ اور خازن مقرر تھے اور ان کی سالانہ احتسابی رپورٹ مدینہ بھیجی جاتی تھی۔

4 بیت المال کا شفاف نظام:

حضرت عمرؓ بیت المال کا حساب خود رکھتے تھے۔

حضرت علیؓ فرماتے تھے "مال عام مسلمانوں کا ہے میں اس میں ایک درہم بھی ناجائز نہیں لونگا۔

ایک دفعہ جب حضرت صدیق رضؓ کی اہلیہ اسماءؓ نے حلوہ پیش کیا کھانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا یہ حلوہ کیسے بنالیا آج؟ تو جواب انکی اہلیہ نے بتایا کہ میں کئی دنوں سے روزانہ کے خرچ میں سے تھوڑا تھوڑا بچایا کرتی تھی آج اتنا جمع ہو گیا کہ حلوہ بنالیا تو حضرت ابوبکرؓ نے فوراً حکم جاری کیا کہ میری وظیفے اتنی کمی کردی جائے جتنے رقم سے یہ حلوہ تیار کیا گیا ہے۔

DAY: ______ DATE: ______

5 عوامی خدمت اور سماجی انصاف:

حضرت عمرؓ راتوں کو گشت کرتے تھے اور بھوکے بچوں کو کھانا پہنچاتے تھے۔ خلیفہ وقت خود کو عوام کا خادم سمجھتا تھا۔ حاکم نہیں۔ عوامی مسائل براہ راست سنتے تھے یہ عوامی احتساب اور شفافیت کا عملی طریقہ تھا۔

خلاصہ:

اسلامی انتظامی نظام وحی پر مبنی ایک جامع اور اخلاقی نظام ہے جو عدل، شوریٰ، مساوات، امانت اور احتساب پر استوار ہے۔ خلافت راشدہ نے ان اصولوں کو عملاً نافذ کر کے مثالی حکمرانی کی بنیاد رکھی۔ یہی نظام آج کے جدید ریاستی ڈھانچے کے لیے ایک کامل نمونہ ہے۔

Scanned with CamScanner